جغرافیہ، تاریخ، مذہبی، لسانی اور قبائلی تصورات، مجاہدین کی تحریک، طالبان کی قیادت، ان کے عقائد، طور طریقے اور پالیسیاں وغیرہ۔) مارسڈن نے طالبان پر عالمِ اسلام کی بعض بڑی تحریکوں (اخوان المسلمون، سعودی عرب کی وہابی تحریک، لیبیا اور ایران کے انقلابات) کے اثرات کا سراغ لگانے کی کوشش کی ہے مگر ان کا خیال ہے کہ طالبان پر کسی خاص تحریک کا ٹھپہ لگانا دانش مندی نہ ہوگی (ص ۵۶)۔ وہ کہتے ہیں کہ طالبان پر سب سے غالب اثر علما کا ہُوا ہے (ص ۶۳)۔

مارسڈن کی رائے میں ملا محمد عمر کا مقصد افغانستان کو بدعنوان، مغرب زدہ اور موقع پرست لیڈروں سے نجات دلانا ہے۔ ان کی منفی پالیسی کی سختی دراصل افغان خواتین کو مغربی اثرات سے محفوظ رکھنے کی ایک جان توڑ کوشش ہے (ص ۷۳)۔ مارسڈن نے طالبان کو قریب سے دیکھا ہے اور اس کا رویہ طالبان سے ہمدردانہ ہے۔ اوّل: مارسڈن کا خیال ہے کہ اسلام کے بارے میں اہلِ مغرب ابھی تک صلیبی جنگوں کے حصار سے باہر نہیں نکل سکے (شاید اسی لیے وہ طالبان کو سمجھ نہیں پا رہے)۔ دوم: مارسڈن یہ سوال اٹھاتا ہے کہ بجا ہے کہ امریکہ اور یورپی ممالک اپنے اصول وضوابط کی روشنی میں طالبان کو تسلیم نہیں کر رہے لیکن یہ سمجھنا مشکل ہے کہ جو حکومتیں طالبان سے زیادہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کر رہی ہیں انھیں کیوں تسلیم کرلیا گیا ہے؟ (مارسڈن نے کسی کا نام نہیں لیا)۔

مصنف کا خیال ہے کہ طالبان کی مشکلات اور مسائل کا حل پیش کرنا آسان نہیں۔ افغانستان کے داخلی حالات میں مسلسل اتار چڑھاؤ کی وجہ سے نت نئی پیچیدگیاں اور اُلجھنیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اس وجہ سے آیندہ کیا ہوگا؟ یا کیا کرنا چاہیے؟ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

عربی کے فارغ التحصیل مارسڈن نے یہ بیانیہ کتاب تجزیاتی اور تحقیقی انداز میں لکھی ہے۔ ابتدا میں ضروری نقشے شامل ہیں اور اشاریہ بھی۔ آخر میں مآخذ کی فہرست ہے۔ افغانستان اور طالبان پر اردو میں لکھنے والوں کو مارسڈن کے طریقہ تصنیف و تالیف سے کچھ سیکھنا چاہیے۔ ایک غیر ملکی ناشر نے کتاب اتنے اچھے معیار پر شائع کی ہے (گو قیمتاً گراں ہے) کہ ملکی ناشرین کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تاریخ اسماعیلیہ [تاریخ جہاں گشائی، جلد سوم]، علاء الدین عطا ملک الجوینی، مترجم: پروفیسر علی محسن صدیقی۔ ناشر: قرطاس، کراچی یونی ورسٹی۔ صفحات: ۱۸۳۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

تاریخ جہاں گشائی منگولوں، خوارزم شاہیوں اور اسماعیلیوں کی تاریخ کی ایک مستند، ثقہ اور بنیادی مآخذ کی کتاب ہے۔ عطا ملک الجوینی (متوفی ۶۸۱ھ) ہولاکو کے دَور میں ایران اور عراق کا گورنر رہا۔

وہ منگولوں کے ہاں میر منشی کی حیثیت سے آیا اور گورنر کے عہدے تک پہنچا۔ وہ ہولاکو کے ہاتھوں وقوع پذیر ہونے والے تمام حادثات و واقعات کا عینی شاہد ہے۔ یہ پہلی کتاب ہے جس نے اُس دَور کے مؤرخین کو بھی منگولوں کی طاقت سے متعلق موثق مواد فراہم کیا۔ یہ کتاب خوارزم شاہیوں کی تاریخ کا تفصیلی بیان بھی مہیا کرتی ہے۔ نیز اسماعیلیوں کے عقائد اور اُن کی خفیہ دعوت سے بھی پردہ اٹھاتی ہے۔ تین جلدوں پر مشتمل یہ کتاب منگولوں کی قدیم تاریخ سے لے کر ۶۴۴ھ تک کے تمام واقعات، خوارزم شاہی سلاطین کے حالات اور ہولاکو کی بلادِ غربیہ میں آمد تک کے واقعات اور ہولاکو کے بلادِ غربیہ پر تسلّط، اس کے ہاتھوں ان کی بربادی اور اس کے بعد رکن الدین خورشاہ کے قتل تک کے واقعات اور اسماعیلی خاندان کی مکمل تباہی کی تفصیل پیش کرتی ہے۔

زیرِنظر جلد سوم اسماعیلیوں کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اس میں ہولاکو کی ملاحدہ کے قلعوں کی تسخیر، باطنیوں اور اسماعیلیوں کے عقائد، ان کی دعوت، قرامطہ کے ظہور، اسماعیلی حکومت کے فروغ، مصر میں اسماعیلی حکومت کے خاتمے اور منگولوں کے ہاتھوں، بالآخر بلادِ غربیہ کی مکمل تباہی کا احوال بیان کیا گیا ہے۔

مترجم نے کتاب کے آغاز میں مصنف کے حالات زندگی، کتاب کی تاریخی اہمیت اور ترجمے سے متعلق بعض توضیحات شامل کی ہیں اور آخر میں تین ضمیمے مع حواشی بھی دیے ہیں جو قاری کو ایران، عراق اور خراسان کے اسماعیلیوں کی تاریخ کے اور قریب کر دیتے ہیں۔ اردو ترجمے کی زبان سلیس اور آسان ہے۔ حسب ضرورت قوسین میں مناسب الفاظ کی مدد سے تفہیم میں آسانی پیدا کرنے کی بھی سعی کی گئی ہے۔ کہیں کہیں لیکن بہت کم، کمپوزنگ اور پروف خوانی میں کوتاہی کے سبب الفاظ غائب نظر آتے ہیں یا عبارت کی غلطی سامنے آجاتی ہے۔ تاریخ کے طلبہ اور تاریخ کا ذوق رکھنے والے دوسرے لوگوں کے لیے یہ کتاب ایک قیمتی دستاویز ثابت ہوسکتی ہے۔ (سعید اکرم)

چراغِ راہ، ڈاکٹر بدریہ کاظم۔ ناشر: ریز کمیونی کیشن، پی او بکس ۳۴۷۰۱، دوبئی۔ صفحات: ۴۳۳۔ ہدیتاً تقسیم ہوگی۔

قرآن حکیم کی تمام سورتوں کا خلاصہ آسان زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ دیباچے میں بتایا گیا ہے کہ بدریہ کاظم صاحبہ نے خلاصہ مرتب کرتے ہوئے تفہیم القرآن کے علاوہ ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی کی تصانیف اور قرآن پاک کے انگریزی ترجمے مصحف المدینہ النبویہ سے بھی رہنمائی لی ہے۔ سورتوں کے خلاصے کے ساتھ کہیں کہیں پس منظر اور تبصرہ بھی آ گیا ہے۔ یہ خلاصہ تقریباً اُسی نوعیت کا ہے، جو ہمارے ہاں تراویح کے بعد پیش کیا جاتا ہے۔

مولفہ کا تعلق متحدہ عرب امارات سے ہے۔ انھوں نے کتاب کو اعلیٰ درجے کے (قریب قریب)